WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بسمہ اللّٰہ الرحمن الرحیم

روزن از

سلویٰ جبار

www.novelsclubb.com

ہاسپیٹل کے کاریڈور میں معمول کے مطابق مصروف ڈاکٹرز، پریشان تیمارداروں اور بے حال مریضوں کی چھل پہل تھی لیکن کونے میں لگے بینچ پہ بیٹھے شکستہ وجود کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے زندگی ٹھہر گئی ہو

نحیف ہاتھ لاٹھی پر جمے تھے جبکہ صافہ بندھا سر جھکا ہوا تھا۔۔

زبان مسلسل کسی چیز کا ورد کر رہی تھی اور جھریوں زدہ چہرہ کسی انہونی کے خوف سے پیلا زرد ہو گیا تھا۔۔

"بیڈ نمبر تھرٹی فور پہ آپ کی پیشنٹ ہیں؟" نرس کی کرخت آواز پہ انہوں نے سر اٹھایا

"جی!" آواز بے اختیار کانپ گئی

"آپ کو ڈاکٹر صاحب بلا رہے ہیں۔۔ان کے روم میں چلے جائیں۔۔" نرس پروفیشنل سے انداز میں کہہ کر پلٹ گئی

انہوں نے لاٹھی کا سہارہ لے کر کھڑا ہونا چاہا۔۔ پہلی بار وجود اتنا بھاری لگ رہا تھا کہ بوجھ اٹھانا مشکل تھا۔۔

وہ من من بھاری ہوتے قدموں سے بمشکل خود کو گھسیٹتے ڈاکٹر کے روم کی طرف بڑھ گئے۔۔

لب پر بس ایک ہی دعا تھی

"یااللہ میری غلطیوں کا خمیازہ میری بچی کو نہ بھگتنا پڑے۔۔"

اس نے پیکٹ سے آخری زیرے والا بسکٹ نکال کر پلیٹ پر بسکٹوں کا گول دائرہ مکمل کیا اور پھر پلیٹ کو اٹھا کر سٹیل کے ٹرے میں سجایا۔۔

جتنی کچن کی حالت خستہ تھی بسکٹ اور نمکو بھی اتنے ہی بوسیدہ تھے۔۔ جانے کتنے دنوں سے مہمانوں کے انتظار میں پڑے تھے۔۔ بالکل اس کی طرح!

"بجو! امّاں کہہ رہی ہیں چائے لے آئیں۔۔" نورین کی آواز پر اس نے گہرا سانس لیا اور سر پر جمے دوپٹے کو ایک بار پھر درست کیا۔۔۔

"رینو!"

"ہمم؟"

"اچھی لگ رہی ہوں؟"اس نے تھکے تھکے انداز میں پوچھا

نورین نے اس کے سراپے پر نظر دوڑائی۔۔

ملٹی کلر کی کڑھائی والے سادہ سے سرخ رنگ کے سوٹ پہ بڑا سادوپٹہ سر پہ جمائے، سانولی رنگت اور پژمردہ چہرے والی پینتیس سالہ صبا قابلِ قبول تو لگ رہی تھی پر قابلِ ستائش نہیں۔۔

نورین خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔۔

www.novelsclubb.com

صبا نے اسے خاموش پا کر گہرا سانس لیا

"اچھا یہ بتاؤ! لڑکا برا لگ رہا ہے؟"

نورین نے الجھ کے اسے دیکھا۔۔ ہلکے زدہ آنکھوں میں عجیب سی ویرانی تھی۔۔

"کیا مطلب ؟وہ کیوں برا لگے گا؟"

"لڑکا برا لگے گا تو مجھے قبول کریں گے۔۔"وہ تلخ انداز میں ہنسی

"کیا ہو گیا ہے صبا باجی ! بالکل چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہیں آپ۔۔"نورین نے اتنی وارفتگی سے کہا جیسے واقعی اس کے سامنے کوئی اپسرا کھڑی ہو

"شاید وہ ٹکڑا جس کو گرہن لگ جاتا ہے۔۔"وہ خود کو کہنے سے روک نہ پائی

"ارے چپ کریں آپ ! لڑکے کو تصویر پہلے ہی دکھادی تھی وہ بھی بغیر فلٹر والی۔۔اس نے پسند کیا تھا تبھی تو گھر والے آئے ہیں۔۔ویسے لڑکا بڑا پیارا ہے۔۔ اپنا جنرل سٹور ہے اور خوش اخلاق بھی بڑا لگ رہا ہے۔۔اگر ادھر رشتہ ہو گیا نا تو سمجھیں معجزہ ہو گا۔۔"نورین نے اپنی طرف سے اسے خوش کرنا چاہا۔۔

"ذات کیا ہے لڑکے کی ؟"اس نے سب سے اہم سوال پوچھا

"پتا نہیں۔۔کافی بار پوچھا ہے پر وہ یہی کہہ رہے ہیں ذاتوں میں کیا رکھا ہے ؟رشتے والی خالہ بھی خاموش رہنے کے اشارے کر رہی ہیں۔۔دیکھو اب !"اس نے بے پرواہی سے کہا

"یعنی ابھی مزید آزمائش ہے۔۔"وہ بڑبڑائی

"کیا مطلب ؟"

"مطلب نہ آئے گا اس گھر میں سید زادے کا رشتہ نہ ہو گی مجھ سید زادی کی شادی۔۔"

"ایسا کیوں سوچ رہی ہیں۔۔ شکر ادا کریں ناشکری بجو۔۔ان سیم زدہ دیواروں اور گھٹن زدہ کمروں سے جان چھٹے گی۔۔"

"اور یہ دیمک زدہ وجود ! !اس سے کیسے جان چھُٹے گی ؟"وہ دل میں سوچ کر رہ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"اور پھر رشتے والی آنٹی کو پتا ہے کہ سیدوں کا رشتہ ہی لانا ہے۔۔پہلے دیکھا نہیں انہوں نے،ابّا اچھے اچھے رشتے ریجکٹ کر چکے ہیں۔۔"

اس نے مایوسی سے دائیں بائیں سر ہلایا اور ٹرے اٹھا کر ڈھیلے ڈھیلے قدموں سے بیٹھک کی طرف بڑھ گئ

"السلام علیکم!"اس نے کمرے میں داخل ہو کر جھکے سر سے سلام کیا۔۔

"وعلیکم سلام! وعلیکم سلام! ماشاءاللہ بھئی ہماری صبا تو بڑی پیاری ہے۔۔ادھر آؤ بیٹا میرے پاس۔۔"

وہ خاموشی سے ٹرے ٹیبل پر رکھ کے لڑکے کی ماں کے پاس بیٹھ گئی۔۔ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش اس نے خود ہی نہیں کی تھی

www.novelsclubb.com

"ارے اتنا تکلف کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔ہم تو بس کچھ دیر کے لیے ہی آئے تھے۔۔"لڑکے کی ماں نے رسماً کہہ کر چائے کا کپ اور ایک بسکٹ اٹھایا

"دل میں تو سوچ رہی ہوں گی۔۔اتنا بھی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔"اس نے دل ہی دل میں سوچا

"ارے نہیں نہیں یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔بلکہ ہم تو شرمندہ ہو رہے ہیں۔۔آپ کی آمد کی خبر ہوتی تو پہلے سے انتظام کرتے۔۔"اس نے ایک نظر اپنے کمزور جسم مگر مضبوط فیصلوں والے ابّا کو دیکھا جنہیں ان کی آمد کی ایک ہفتے سے خبر تھی۔۔

"بھئی ہمیں تو آپ کی بیٹی بہت پسند آئی۔۔"

لڑکے کی ماں کی اس بات پہ اس کے پورے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی۔۔

"پسند آ گئی؟میں؟یعنی اس حال میں؟لیکن کیوں؟"اس نے بے اختیار سوچا اور چوری سے نظریں اٹھا کر لڑکے کو ڈھونڈنا چاہا کہ اسے پورا یقین تھا کہ ضرور ان کا بیٹا اپاہج، مفلوج یا کسی اور بڑی بیماری کا شکار ہو گا۔۔لیکن یہ دیکھ کر اسے بڑی

ناامیدی ہوئی کہ ابّا کے ساتھ تو ایک خوش شکل، خوش لباس اور قریباً تیس سالہ نوجوان بیٹھا تھا۔۔

یعنی معجزے واقعی ہوتے ہیں؟؟

اس نے فوراً سے نظریں جھکا لیں۔۔دل ایک نئی لے پہ دھڑکنا شروع ہو گیا تھا۔۔

پورا گھر لائٹوں سے سجا تھا، وہ پیلا جوڑا پہنے ڈھولک بجاتی لڑکیوں کے بیچ بیٹھی تھی۔

پھر ایک جگہ وہ کشادہ باغ میں بیٹھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے اس کے ارد گرد کھیل رہے تھے۔ایک لمحے میں ہی اس نے اپنی خوشیوں، توقعات اور امیدوں کو قفل زدہ صندوق سے نکال کے ان سے شیشے کا خوبصورت محل تعمیر کر لیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ابّا کی آواز پر وہ چونک کر سوچوں سے باہر آئی

"جی ویسے تو ہمیں بھی آپ کا بیٹا پسند آیا ہے لیکن پھر بھی ہم جاننا چاہتے تھے کہ آپ کی ذات کیا ہے؟"ابّا نے اب کی بار پُرزور انداز میں پوچھا

اس کا دل ایک سو بیس کی سپیڈ پر بھاگنے لگا۔۔

"بھائی صاحب۔۔ ویسے تو ہم یہ ذات وات کے چکروں میں نہیں پڑتے۔۔ آپ سید ہیں اور آپ کے والد صاحب تو گدی نشین تھے۔۔ ہمیں طاہرہ نے بتایا تھا۔۔ ہم آپ کی بڑی عزت کرتے ہیں۔۔"

ابّا اور اماں بڑے سکون سے ان کی بات سن رہے تھے لیکن اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خود ہی کہہ دے آنٹی اتنی تمہید کی کیا ضرورت ہے۔۔

"بھائی صاحب ویسے تو ہم ذات کے شیخ ہیں۔۔"

چھن!!! ایک چھناکے سے شیشے کا محل چکنا چور ہو گیا تھا۔۔ وہ آگے کیا بول رہی تھیں اسے کچھ سنائی نہیں دیا۔۔

www.novelsclubb.com

ابّا نے کب ان لوگوں کو انکار کیا، کب رشتے والی خالہ کی ذات سے باہر رشتہ دکھانے پہ کلاس لگی، کب اماں کی ابّا سے ان کی فرسودہ رسموں پہ لڑائی ہوئی اسے کچھ نہیں پتا تھا۔۔

وہ خاموشی سے برتن دھو کر اپنے کمرے میں آکر لیٹ گئی اور ایک بازو آنکھوں پہ رکھ کر آنکھیں زور سے مینچ لیں۔۔

اس کے بہتے آنسوؤں سے آہستہ آہستہ تکیہ بھیگ رہا تھا۔۔

"بجو! بجو اٹھ جائیں!" نورین کی آواز پر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اور سرخ ہوتی آنکھیں رگڑ کر سائیڈ ٹیبل پہ پڑے ٹائم پیس پہ ٹائم دیکھا جو رات کے آٹھ بجا رہا تھا۔۔

"ہائے اللہ! میں اتنی دیر سے سو رہی ہوں؟" وہ دوپٹہ اوڑھ کر سیدھی ہو بیٹھی

"ہاں! اماں نے اٹھانے سے منع کر دیا تھا۔۔ طبیعت ٹھیک ہے؟"اس نے فکر مندی سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا

"کیا ہونا ہے طبیعت کو۔۔ ٹھیک ہوں.. وہ کیا کہتا ہے شاعر کہ

رنج و غم سہنے کی عادت ہو گئی ہے

زندہ رہنے کے سلیقے دے گیا وہ"

"ناامیدی کفر ہے۔۔"نورین نے سمجھانا چاہا

"تھوڑا تھوڑا کفر تو ہم سب ہی کرتے ہیں نورین۔۔ کیا کسی کا دل دکھانا کفر نہیں ہے؟ کیا اولاد کو فرسودہ رسموں کی بھینٹ چڑھانا کفر نہیں ہے؟ ہمارے لیے تو اللہ نے ایک مکمل ضابطہ حیات بھیجا ہے۔۔ تو پھر اپنے ضابطے بنانے والے تو کافر ہی ہوئے نا!"اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا

"کیا بولے جا رہی ہیں بغیر سوچے سمجھے؟"اس کا دل ہولانے لگا

"ہمارے ذہن پر جب سوچوں کا وزن حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو دل و دماغ یونہی بغیر سوچے سمجھے کام کرنے لگتے ہیں۔۔" اس نے گہرا سانس لیا اور پلنگ سے اتر گئی۔۔

"آپ خود بھی تو اپنا خیال رکھا کریں نا بجو! آ جائے گا اچھا رشتہ بھی کسی سید گھرانے سے۔۔ عمر دیکھیں ذرا اور حالت دیکھیں اپنی۔۔ لگتا ہے جیسے برسوں کا سفر کر کے لوٹی ہوں۔۔" اس نے افسردگی سے کہا

"برس بیتنے کا بھلا عمر سے کیا تعلق؟ بعض دفعہ تو ایک لمحے میں ہزار برس بیت جاتے ہیں۔۔"

وہ کہہ کر بغیر رکے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔ نورین گہرا سانس لے کے رہ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چائے لے کر ابا کے کمرے میں آئی اور ان کی چارپائی کے قریب میز پہ چائے کا کپ رکھ کر واپس جانے لگی جب ابا کی آواز پہ ٹھہر گئی

"صبا! دیکھو! اپنی ماں کو کچھ سمجھاؤ۔۔ صبح سے رو رہی ہے اور اپنے ساتھ ہمارا بھی دماغ خراب کر رہی ہے۔۔ سمجھاؤ اسے کہ سید سیدوں میں ہی شادی کرتے ہیں!" ابّا نے جھنجھلا کر کہا

وہ خاموشی سے کھڑی رہی

"ارے کیوں نہیں کرتے سیدوں سے باہر؟ خوا مخواہ کی رسموں کے پیچھے بچی کی عمر گزار دی ہے۔۔" اماں کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش تھی

www.novelsclubb.com

"سن لو صبا کی ماں۔۔ ہم اپنے اصولوں کے سخت ہیں۔۔ ہمارے باپ دادا گدی نشین پیر تھے۔۔ کیا ایسے ہی کسی کو بھی اپنی بیٹی پکڑا دیں؟" ابّا پندرہ سال رشتہ تلاش کرنے کے باوجود اپنی بات پر قائم تھے

"رہنے دیں شاہ صاحب۔۔ہم نے تو ساری زندگی آپ کے خاندان سے الگ رہ کر گزار دی۔۔نہ ہمیں ان کے طور طریقے آئے نہ ہم میں کوئی سیدوں والی بات آئی!"اماں جی نے افسردگی سے کہا

"تو یہ تو آپ کی تربیت کا نتیجہ ہے۔۔آپ کی تربیت میں ہی کمی ہے کہ جب تک کوئی بچوں کے نام کے ساتھ سید نہ لگا دیکھ لے اسے پتا ہی نہیں چلتا کہ یہ سید ہیں۔۔"ابّا نے بھی اگلے پچھلے سارے حساب برابر کیے

"اتنی ہی بری تھی میں تو کیوں کی تھی شادی؟میں بھی تو سید نہیں ہوں۔۔"

"آپ کو بیاہنے کی بدولت ہی تو گھر اور جائیداد سے نکالے گئے تھے۔۔پھر بھی سبق نہیں ملا تو قسمت نے رضیہ کی صورت اچھا سبق پڑھایا۔۔بس اب ہم پرانی غلطیاں نہیں دوہرانے والے۔۔"

www.novelsclubb.com

"کہاں سے آئے گا اس دو کمروں کے مکان میں سید زادے کا رشتہ؟ کچھ تو خدا کا خوف کریں! بیٹی کی عمر کا خیال کریں۔۔"

"یہ دو کمروں کا مکان بھی آپ کی بدولت ہے۔۔ارے ہمیں تو آخری وقت میں اپنے بابا کا چہرہ تک دیکھنا نصیب نہ ہوا۔۔"

انہوں نے بڑی بیٹی کے رشتے کا حوالہ دیا جو اماں کے بے حد اصرار اور لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے انہوں نے خاندان سے باہر کیا تھا اور صبا کے دادا جو کافی سالوں بعد مانے تھے پھر سے ناراض ہو گئے۔۔

افسوس کہ یہ شادی دو مہینے سے زیادہ نہ چل سکی اور گھریلو ناچاکی کی بنیاد پر تیسرے ہی مہینے رضیہ طلاق لے کر گھر آ بیٹھی۔۔اور اس کے ساتھ ساتھ صبا کے لیے بھی تمام دروازے بند کر دیے گئے۔۔

"شاہ صاحب! قسمت کا لکھا کس نے ٹالا ہے؟اتنا اچھا رشتہ خود گھر چل کر آیا اور آپ نے ذات کی بنیاد پر انکار کر دیا؟اور کیا سید ہونا اس بات کی ضمانت ہے کہ وہ ہماری بیٹی کو خوش رکھے گا؟"

"ہاں! ہے ضمانت! خاندانی لوگ خاندانی رہتے ہیں۔۔کم ذات کم ذات رہتے ہیں۔۔۔"انہوں نے قطعیت سے کہا

"اگر اونچی ذات ہونا ہی خوشی کی ضمانت ہے تو پھر میری ماں آپ کے ساتھ خوش کیوں نہیں ابّا؟ ہم خوش کیوں نہیں؟"وہ دل میں سوچ کر رہ گئی۔۔

"میں جاؤں ابّا؟"اس نے بمشکل پوچھا اور اجازت ملتے ہی فوراً باہر آ گئی۔۔

اس نے بے اختیار دو کمروں کے کچے صحن والے خستہ حال مکان پہ نظر دوڑائی۔۔

"کاش دادا صاحب! آپ نے ہمیں بے دخل کرنے کے بجائے زندہ دفنا دیا ہوتا۔۔"

ایک اور صبح مگر وہی پرانا دن

وہ چائے کا پانی چڑھائے چولہے کے قریب ہی کھڑی غور سے آگ کے شعلوں کو دیکھتی کسی سوچ میں گم تھی

"دیکھ تو دل کے جاں سے اٹھتا ہے

یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے ؟"

پیچھے سے آتی آواز پر وہ چونک کر پلٹی

سامنے ہی زرق برق کپڑوں میں ملبوس تیار سی شینو بڑے غور سے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔۔ شینو اماں کی اکلوتی سہیلی کی بیٹی تھی جو پڑوس ہی میں رہتی تھی۔۔

"چائے سے اٹھ رہا ہے دھواں !" وہ بیزاری سے کہہ کر رخ موڑ گئی

www.novelsclubb.com

"ویسے تو بڑی دھواں دھار خبر بھی لائی ہوں میں۔۔"وہ خوشی سے کہتی سلیب پہ چڑھ کر بیٹھ گئی

"اب کیا ہوا؟"

"حسن بھائی کی پروموشن ہو گئی ہے۔۔ سیلز آفیسر سے ڈائریکٹ مینیجر بن گئے ہیں۔۔ہائے اللہ میں اتنی خوش ہوں۔۔"خوشی اس کے ایک ایک انداز سے جھلک رہی تھی

"مبارک ہو!"وہ پھیکا سا مسکرائی

"ہاں خیر مبارک! لیکن بھئی ہمیں بھی مبارکباد دینے کا موقع دو۔۔شادی کا کیا سوچا ہے؟"اس نے بڑی دل جلانے والی مسکراہٹ اچھالی

"میں کیوں سوچوں؟اللہ سوچے گا۔۔"

www.novelsclubb.com

"اتنے تو رشتے آئے تھے لڑکی۔۔ تمہارے ابا کو ہی سید زادوں کا انتظار ہے۔۔اب اتنے اونچے خواب بندے کو دیکھنے ہی نہیں چاہئیے۔۔"

"کوئی کام تھا شینو آپی ؟" اندر آتی نورین نے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا جو غالباً اس کی بات سن چکی تھی

"نہیں بس ویسے ہی۔۔ میں نے سنا تھا ایک اور رشتے سے انکار ہو گیا۔۔ سوچا جا کر خیریت ہی پوچھ آؤں۔۔" اس کا انداز ہمدردانہ کم اور مذاق اڑانے والا زیادہ تھا

"انکار ہوا نہیں ہم نے انکار کیا تھا۔۔" نورین جھٹ بولی

"نہ بھی کرتے تو ویسے بھی ہو ہی جانا تھا۔۔" اس نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

"مطلب؟" نورین نے حیرت سے پوچھا

"مطلب یہ کہ دیکھو بھئی لڑکا جیسا مرضی ہو پر مائیں ہمیشہ خوش شکل لڑکیاں ہی پسند کرتی ہیں۔۔میں تمہیں کچھ کریمیں بتاؤں گی ان سے۔۔"

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"حسن جو شینو کو بلانے آیا تھا اس کی آخری بات سن کر اور آنسو پیتی صبا کو دیکھ کر قدرے سختی سے بولا

"کچھ نہیں بھائی۔۔میں تو بس ایسے ہی۔۔"

"تمہیں امی بلا رہی ہیں۔۔جاؤ گھر۔۔"شینو فوراً بھائی کو غصے میں دیکھ کے باہر نکل گئی۔۔نورین بھی اماں کی آواز پہ باہر بھاگی تھی

"کیا شکل صورت سب کچھ ہوتی ہے؟"اس کی نم آواز سے حسن کے دل کو کچھ ہوا

"کیا حسین شخص وہ ہوتا ہے جو دنیا والوں کے دل کو بھائے؟ چچ چچ۔۔یہ تو غلط ہے۔۔کاش انسان محبت کرنے والوں کی نظر سے خود کو دیکھے تو ہر شخص حسین ہو اور ہر چہرہ چاند سا۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ سنجیدگی سے کہہ کر رکا نہیں بلکہ باہر نکل گیا۔۔

جبکہ وہ کافی دیر تک اس کے الفاظ کے سحر میں کھوئی رہی۔۔چائے ابل ابل کے سوکھ چکی تھی۔

شام رات میں ڈھل رہی تھی۔۔دھند ہیولوں کی صورت ہر منظر کو گھیر رہی تھی۔۔ٹھنڈ تھی کہ بڑھتی جارہی تھی۔۔پھر کچھ اس علاقے کی آب وہوا بھی سرد تھی۔۔

وہ چائے کا کپ تھامے صحن میں چلی آئی اور چارپائی پہ بیٹھ کر گہرے نیلے آسمان کو تکنے لگی۔۔چائے کی بھاپ اور دھند مل کر اسے سوچوں کے سمندر میں غرقاب کر رہے تھے۔۔

"حسن! ایک تو تم مجھ سے چھوٹے ہو۔۔دوسرا تم سید نہیں ہو۔۔میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی۔۔"وہ گلوگیر آواز میں بولی

"کیا کوئی راستہ نہیں ہے؟"وہ مایوس ہونے والوں میں سے نہیں تھا

"کوئی راستہ نہیں ہے۔۔ابّا کبھی بھی نہیں مانیں گے۔۔وہ میری شادی سیدوں میں ہی کریں گے۔۔"

"لیکن کیا پتا تمہارا نصیب میرے ساتھ جڑا ہو۔۔کیا پتا حالات تمہارے ابا کو ماننے پہ مجبور کر دیں۔۔"

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔"

"میں انتظار کر سکتا ہوں صبا! یقین کرو میں انتظار کروں گا۔۔"

سلائی مشین کی گڑگڑ اور اپنی بہن کے کوسنوں سے وہ حال میں واپس لوٹی۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے چٹائی پہ بیٹھی سلائی مشین سے مغزماری کرتی اپنی بہن کو دیکھا جسے کل تک ہر صورت چار سوٹ سلائی کر کے دینے تھے مگر مشین نے بھی نہ چلنے کی قسم کھالی تھی۔۔

"ایک تو اس کم بخت کو موت پڑ گئی ہے۔۔" رضیہ سر پکڑ کے بیٹھ گئی لیکن مشین بھی اپنی ضد کی پکی تھی۔۔

"سارا وزن مشین پر ڈالیں گی تو وہ بیچاری تو چیخے گی۔۔یہ مجھ جیسی تھوڑی ہے جو جتنا بھی وزن لاد دو خاموش رہے گی۔۔" وہ استہزائیہ انداز میں بولی

"کیوں ہر وقت دل جلاتی رہتی ہے؟" رضیہ مشین چھوڑ کر اسے دیکھنے لگی

"رنگت مزید جل نہیں سکتی۔۔جتنی جلنی تھی جل گئی۔۔اب دل جلاتی ہوں۔۔"

"اری ناشکری! سانولی رنگت میں بھی اپنی ہی کشش ہے۔۔" اس نے بہلانے والے انداز میں کہا

www.novelsclubb.com

"کاش انسان بھی چائے جیسے ہوتے۔۔جتنا پکا رنگ اتنی اچھی چائے۔۔" وہ چائے کے کپ کو گھورتے ہوئے بولی۔۔

"تجھے سارا مسئلہ شادی کا ہے نا؟اسی کے لیے ہے یہ اتنی درد سری۔۔ تجربے سے بتا رہی ہوں صبا! شادی وادی میں کچھ نہیں رکھا۔۔"

"رکھا تو کسی شے میں بھی کچھ نہیں۔۔"

"ہاں! تیرے لیے تو بس جو رکھا ہے ہمسایوں میں رکھا ہے۔۔"

"کہاں آپا۔۔شریف اور گھریلو لڑکی کے پاس ہوتا ہی کیا ہے؟ایک عزت! ایک دل! دل بھی نکال کر صندوقچے میں بند کر دیا کیونکہ پتا تھا جو چیز حاصل نہ ہونی ہو اس کے خواب دیکھنا بھی فضول ہے۔۔اب عزت ہی ہے۔۔اسی کی حفاظت کرنی ہے۔۔"

"حسن اچھا لڑکا ہے۔۔کہے تو ابا سے بات کروں؟بس بہت ہو گئے ذات وات کے بکھیڑے۔۔اچھے رشتے ایسے تو نہیں گنوائے جاتے۔۔"وہ اپنی ہی رو میں بولے جا رہی تھی۔۔

"وہ اچھا ہے بیچارہ تو کیا اپنا بوجھ اس کے سر ڈال دو گے اور پھر وہ مجھ سے چھوٹا بھی تو ہے۔۔"

"پر دیکھ وہ تجھے پسند کرتا ہے۔۔وہ بھی تو بتیس کا ہو گیا ہے پر شادی نہیں کی حالانکہ کیا کمی ہے اس میں؟"

"بس کر دیں آپا بند دروازوں کو نہ دھڑ دھڑائیں۔۔ہم بے خوابی کا شکار ہیں رہنے دیں۔۔کیوں سہانے خواب دکھا رہی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"خوابوں کو حقیقت میں بدلتے دیر نہیں لگتی۔۔"

"لیکن ابا کے نظریات بدلنے میں ابھی بھی بڑی دیر لگے گی۔۔"

"میں بات کروں گی۔۔وہ غصے کے تیز ہیں مگر میں سمجھاؤں گی۔۔"اسے بہن کی حالت پہ ترس آیا

"ابا کو آخر کس بات کا غصہ رہتا ہے۔۔"وہ ماتھے پہ بل ڈال کے بڑ بڑائی

"ہر مرد ہی غصیلا ہوتا ہے صبا۔۔غصہ مرد کی شان ہوتا ہے۔۔"

اس نے آنکھیں پھاڑ کے اپنی بی اے پاس بہن کو دیکھا جو اس وقت اسے کسی پسماندہ گاؤں کی جاہل عورت لگی تھی۔۔

"مرد کو غصیلا نہیں غیرت مند ہونا چاہئیے۔۔دونوں میں بڑا فرق ہے۔۔"

"اب تو عورت ہو کے اپنے باپ کو بتائے گی کہ مرد کو کیسا ہونا چاہئیے ؟"

www.novelsclubb.com

وہ بےبسی سے گہرا سانس لے کے رہ گئی

"خیر ! میں بات کروں گی ابا سے۔۔"

"رہنے دیں ! جب پینتیس سال کاٹ لیے تو چند ایک سال اور سہی۔۔"

وہ تھکے تھکے انداز میں اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔

اس نے میناکاری جھمکے پہن کر خود کو آئینے میں دیکھا۔۔

ہلکے گلابی رنگ کی شیشوں کے کام والی لمبی قمیض کے نیچے گلابی ہی چوڑی دار پاجامہ پہنے اور ہم رنگ آنچل اوڑھے لائٹ میک اپ میں آج وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔

آج شینو کی منگنی کی رسم تھی۔۔دعوت دیتے وقت اس نے خاص طور پر صبا کو پُرزور انداز میں بلایا تھا تبھی تو آج اس نے بھی خاص تیاری کی تھی۔۔

نورین جو بے دھیانی میں کمرے میں داخل ہوئی تھی اسے دیکھ کے ٹھہر گئی۔۔

"ہائے اللہ! بجو؟ یہ آپ ہیں؟" اس نے دونوں ہاتھ گالوں پہ رکھ کر ڈرامائی انداز میں کہا

"شاید!" وہ خود پر پرفیوم چھڑکتے مبہم سا مسکرائی

"واقعی ویسے لگ نہیں رہا آپ ہیں۔۔ہائے لگتا ہے شینو کی منگنی میں آپ کا رشتہ بھی پکا ہو جائے گا۔۔"

صبا کے ہونٹوں سے فوراً مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔

نورین بھی اس کی کیفیت فوراً بھانپ گئی

"سوری بجو! میرے منہ سے نکل گیا تھا۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔" وہ جبراً مسکرائی

"ویسے ایک بات ہے۔۔رشتے تو آپ کے لیے بھی اچھے آئے تھے۔۔کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید اب تک بھاگ چکی ہوتی۔۔اور وہ بھی تب جب لڑکا بھی آپ کو پسند کرتا ہو۔۔ویسے ابھی بھی وقت ہے۔۔" اس کا اشارہ حسن کی طرف تھا۔۔

"میں اپنی خوشیوں کے بدلے اپنے باپ کی عزت کا سودا نہیں کر سکتی۔۔ نہیں کرتے شادی تو نہ کریں۔۔وہ میرے بارے میں نہیں سوچتے تو نہ سوچیں میں تو ان

www.novelsclubb.com

کے بارے میں سوچتی ہوں نا۔۔اور پھر ہم لڑکیوں کے پاس ہوتا ہی کیا ہے رینو؟ ایک عزت ہی ہے۔۔پیہں تیس سال سے اسی کی حفاظت کی ہے۔۔میری عزت پہ حرف نہیں آنا چاہئیے ورنہ میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔۔"اس کی آنکھیں بے اختیار نم ہو گئیں۔۔

نورین فوراً اس کے گلے لگ گئی

"میں تو صرف اس لیے کہہ رہی تھی کہ حسن بھائی آپ سے کتنی محبت کرتے ہیں اور آپ بھی۔۔"

"محبت کا کیا ہے رینو! ایک بار ہو سکتی ہے تو دوبارہ بھی ہو ہی جائے گی لیکن عزت اگر ایک بار چلی جائے تو دوبارہ نہیں آتی۔۔"

"اچھا چلیں چھوڑیں! آجائیں فنکشن کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔"

"تم چلو میں آرہی ہوں۔۔"

رنگ وبو کا سیلاب تھا جس نے پورے گھر کو لپیٹ میں لے رکھا تھا۔۔ برقی قمقموں کے بیچ درودیوار ہی چھپ گئے تھے۔۔ گھر کا پہلا فنکشن تھا اس لیے ہر شئے بے مثال تھی۔۔

یہ نہایت سادگی مگر خوبصورتی سے سجایا گیا دو منزلہ مکان تھا۔۔

یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اگر شاہ جی کا گھر اس محلے میں سب سے خستہ حال تھا تو حسن کا گھر یہاں سب سے بہترین تھا۔۔

وہ ایک ایک چیز کو دیکھتی خوش گپیوں میں مصروف لڑکیوں کے بیچ آ بیٹھی۔۔

"ارے صبا! بڑی دیر کردی۔۔ تمہیں تو میں نے جلدی آنے کا کہا تھا۔۔" شینو نے کھلکھلاتے ہوئے کہا

"بسس تیاری میں دیر ہوگئی۔۔" وہ رسماً مسکرائی

"ہاں بھئی تیاری تو نظر آرہی ہے۔۔ماشاءاللہ پیاری لگ رہی ہو۔۔بسس اب اللہ تمہارے بھی نصیب کھول دے۔۔"

"نصیب کھول دے یا اس کے ابّا کی آنکھیں کھول دے۔۔"پیچھے سے کسی عورت کے کہنے پر دبی دبی ہنسی ابھری

"ابّا کا اس سب میں کیا قصور؟میں تو خود ہی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔"وہ خود کو کہنے سے باز نہ رکھ پائی

"رہنے بھی دو اب صبا۔۔پورا محلہ جانتا ہے کہ شاہ صاحب نے دیر کی ہوئی ہے۔۔"پھر سے وہی عورت بولی

اس نے بے بسی سے اپنی خود سے بھی زیادہ بے بس ماں کی طرف دیکھا جو عورتوں کے بیچ کسی مجرم کی طرح خاموش بیٹھی تھیں۔۔

"ویسے اس کے رشتے میں خود بھی کچھ رکاوٹ ہے۔۔"ایک اور خالہ نے بھی اپنے سنہری خیالات سے سب کو آگاہ کیا

"کوئی بات نہیں صبا۔۔اپنی شادی پہ میں تمہیں اپنا جھوٹا لڈو ضرور کھلاؤں گی۔۔" شینو نے ہمدردانہ انداز میں کہا

"اس کے رشتے میں جتنی رکاوٹ ہے اسے تو پورے ڈبے کی ضرورت پڑے گی۔۔"پیچھے سے کسی عورت کے ٹکڑا لگانا پر پورا ہال قہقہوں سے گونج اٹھا

وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ گئی

"بڑی مہربانی! میرا ابھی شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔شادی کے علاوہ زندگی میں اور بھی بہت ضروری چیزیں ہوتی ہیں۔۔"اس نے حد درجہ صبر کا مظاہرہ کیا

"ارے یہ تو تو نے بالکل حسن والی بات کی۔۔وہ بھی یہی کہتا ہے۔۔"شینو کی ماں ہنس کر بولی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پر وہ تو مرد ہے نا ساجدہ۔۔" زبیدہ خالہ کو جیسے یاد آیا تھا

"پوچھ رہی ہیں یا بتا رہی ہیں۔۔" اس نے جل کر سوچا جب اس کی نظر بے اختیار ہال میں داخل ہوتے حسن پہ پڑی۔۔

وہ وائٹ شلوار قمیض کے نیچے بلیک کھیڑی پہنے ببل چباتا ہوا جاذبِ نظر اور لاپرواہ سا لگ رہا تھا۔۔

وہ اسے دیکھ کر فوراً نظریں موڑ گئی

"السلام علیکم خواتین.." اس نے خوش اخلاقی سے سب کو سلام کیا

"وعلیکم سلام۔۔بیٹا کدھر غائب تھا؟" حسن کی ماں نے پوچھا

"بسس کچھ کام نمٹانے تھے۔۔آپ سنائیں کیا باتیں ہو رہی تھیں؟"

"فی الحال تو صبا کی شادی کی پلیننگ ہو رہی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

شبانہ کے کہنے پر اس نے چور نظروں سے اسے دیکھا جو سر جھکائے سوچ رہی تھی کہ کب یہ زمین پھٹے گی اور وہ اس میں سمائے گی۔۔

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔۔" وہ زبردستی مسکرایا

"اچھی تو ہے پر کہیں پر بات بھی تو بنے۔۔" نائلہ نے دائیں بائیں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

"کیا ہو گیا ہے نائلہ۔۔ یہ سب تو اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔۔ اور پھر شادی دنیا کا واحد کام تو نہیں۔۔ یہ تو ماشاءاللہ پڑھی لکھی بھی ہیں ذہین بھی ہیں چاہیں تو جاب بھی کر سکتی ہیں۔۔"

اسے لگا جیسے کسی نے اچانک اسے تپتی دھوپ سے کھینچ کر ٹھنڈی چھاؤں کے نیچے لا کھڑا کیا ہو۔۔ حسن کے چند مہربان جملے اس پہ ٹھنڈی پھوار بن کے برسے تھے۔۔ بس اتنی سی بات تھی۔۔ اتنے میں ہی خوش ہو گئی تھی وہ۔۔

"جاب کہاں سے کرے گی۔۔جو باپ شادی نہیں کر رہا وہ جاب کرنے دے گا۔۔"ملک صاحب کی بیگم شاید کچھ زیادہ ہی منہ پھٹ تھیں۔۔

صبا سے مزید برداشت نہ ہوا تو اٹھ کھڑی ہوئی

"میں ذرا ابّا کو دیکھ آؤں۔۔"اسے اور کوئی بہانہ نہیں سوجھا۔۔

"ہاں جا جا اور ابّا کو کہنا کہ ذرا دو منٹ نیچے آ کر میری بات بھی سن لیں۔۔"اماں جی بیٹی کو فرار ہوتے دیکھ شکر کا سانس لیتے ہوئے بولیں

وہ فوراً سے پیشتر وہاں سے بھاگنے والے انداز میں نکلی۔۔

"کچھ تو خیال کریں آپ لوگ۔۔آپ کی بھی بیٹیاں ہیں۔۔آپ خود کسی کی بیٹیاں ہیں۔۔کسی کی دل آزاری کرنا اچھی بات تو نہیں۔۔"وہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہال سے نکل گیا۔۔

---

www.novelsclubb.com

بیرونی طرف سے جاتی سیڑھیاں گھر کی دوسری منزل تک جاتی تھیں جہاں فی الحال مرد حضرات بیٹھے تھے۔۔ فنکشن تو صحن میں ہی ہونے والا تھا۔۔

وہ سیڑھیاں پھلانگتا دوسری منزل تک پہنچا تو اس کی توقع کے عین مطابق ایک سنسان گوشے میں موجود سٹور میں کھڑی وہ بے آواز آنسو بہارہی تھی۔۔

یہ تو شکر تھا کہ جس ہال میں مرد موجود تھے وہ اس سٹور سے خاصہ دور پچھلی سائیڈ پہ تھا کہ وہاں کھڑے ہو کر یہاں نظر آنا ناممکن تھا۔۔

وہ ذرا قریب گیا تو اندھیرے میں وہ اسے اپنی چوڑیاں اتار اتار کر پھینکتی نظر آئی۔۔

"اگر آپ کچھ کر نہیں سکتے تو غصہ بھی نہ کریں۔۔ دماغ تو گھومتا ہی ہے ساتھ دو لیٹر خون بھی جل جاتا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اچھل کر پلٹی تو اسے اپنے سامنے کھڑے پایا۔۔ وہ بازو لپیٹے بڑی افسردگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"تم کیا کر رہے ہو؟ جاؤ یہاں سے؟" وہ آنسو رگڑ کے صاف کرتی بولی

"جا رہا ہوں۔۔ آپ بھی چلی جائیں۔۔ کسی نے دیکھ لیا تو بڑا مسلہ ہو گا۔۔"

وہ اثبات میں سر ہلاتی اس کے ساتھ سے گزرنے لگی جب اس کی بات پہ ٹھٹک کے رک گئی

"لوگوں کی زبانیں بڑی لمبی ہوتی ہیں۔۔ انہیں کھینچنا پڑتا ہے یا کاٹنا پڑتا ہے۔۔ ورنہ وہی ہوتا ہے جو آپ کے ساتھ ہر روز ہو رہا ہے۔۔" وہ دھیمے لہجے میں بولا

"لوگوں کی زبانیں کیا کھینچیں؟ یہاں تو اپنوں نے ہی ہمیں بولنے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔" وہ تلخی سے ہنس پڑی

"آپ کا مسلہ پتا ہے کیا ہے صبا؟ آپ اپنے لیے سٹینڈ لینا نہیں جانتیں! آپ کے لیے غیبی مدد نہیں بھیجی جائے گی نہ ہی کوئی اور آپ کی مدد کو آئے گا۔۔ آپ کو اپنی جنگ خود لڑنا ہو گی۔۔ اپنے لیے خود آواز اٹھانی پڑے گی۔۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ

خود کو پہچانیں دوسروں کو خود پہ غالب نہ ہونے دیں۔۔اپنے لیے بولنا سیکھیں۔۔ یقین جانیں جس دن یہ سب کر لیا آپ کی ساری مشکلات حل ہو جائیں گی۔۔"وہ بڑی نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا

"میں کیا کروں حسن؟میرے سامنے کوئی اور نہیں میرے ابّا ہیں۔۔اور اگر لوگوں کی بات ہے تو لوگ تو باتیں کرتے ہی ہیں۔۔میں کب تک بولوں گی؟کہاں تک بولوں گی؟"

"پہلا قدم تو اٹھائیں۔۔سب خود بہ خود خاموش ہو جائیں گے۔۔خاموش نہیں بھی ہوں گے تو کم از کم منہ پہ نہیں بولیں گے۔۔سب کو بتائیں کہ آپ کوئی انٹرٹینمنٹ کی چیز نہیں ہیں جسے ہر محفل میں ڈسکس کیا جائے۔۔میں آپ کے لیے بول سکتا تو ضرور بولتا مگر میں آپ کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں۔۔آپ کو خود اعتماد دیکھنا چاہتا ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

اب کی بار وہ خاموش رہی

"وعدہ کریں مجھ سے۔۔اب سے کوئی بھی غلط بات کرے گا تو رونے کے بجائے اسے منہ توڑ جواب دیں گی۔۔اگر صحیح ہیں تو خود کو صحیح ثابت کریں گی۔۔"

اس نے نظریں اٹھا کے اس کی چمکتی ہوئی آنکھوں میں دیکھا۔۔

وہ اس سے وعدہ مانگ رہا تھا وہ بھی اسی کے لیے۔۔

"وعدہ۔۔" وہ بڑبڑانے کے سے انداز میں بولی اور باہر نکل گئی مگر سامنے کا منظر دیکھ کر جہاں تھی وہیں جم گئی۔۔

اس کے سامنے ہی ابّا اپنی چھڑی پر ہاتھ جمائے ایسے کھڑے تھے جیسے پتھر کی مورت ہوں۔۔آنکھیں ساکت اور نظریں اس پر جامد تھیں جو ابھی ابھی سٹور روم سے نکلی تھی اور اس کے پیچھے سے ہی حسن نکلا تھا۔۔ان کا تنفس اتنا تیز اور چہرہ اتنا

سرد تھا کہ صبا کو لگا وہ ابھی زمین پہ ڈھیر ہو جائے گی اور وہ ہو بھی جاتی اگر حسن کی آواز سنائی نہ دیتی

"شاہ جی! جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔میں تو بس۔۔"انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور آہستگی سے قدم اٹھاتے صبا کے مقابل کھڑے ہو گئے اور اپنی انگارے جیسی سرخ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھ دیں۔۔

"نیچے جاؤ اور اپنی ماں کو لے کر گھر پہنچو!"ان کے غرانے پہ وہ فوراً سے پہلے نیچے بھاگی

"شاہ جی میری بات تو سنیں!"حسن نے ان کے پیچھے آنا چاہا جو خود بھی سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے

"خبر دار! خبر دار جو اس غلیظ زبان سے ہمارا نام بھی لیا۔۔ تمہیں تو ہم نے اچھا لڑکا سمجھا تھا حسن! خدا کی قسم اگر اس وقت یہ گھر مہمانوں سے بھرا نہ ہوتا تو ابھی اسی وقت غیرت کے نام پہ گاڑھ دیتے تم دونوں کو اسی زمین میں۔۔" ان کی آواز میں ایسی وحشت اور انداز میں وہ جلال تھا کہ ایک لمحے کو حسن بھی خاموش ہو گیا۔۔

وہ مزید کچھ کہے بغیر خود بھی نیچے اتر گئے۔۔

حسن کشمکش میں کھڑا رہا کہ ان کے پیچھے جائے یا نہ جائے۔۔

وہ نورین کو اماں سمیت گھر آنے کا کہہ کر تقریباً بھاگتی ہوئی تالا کھول کر گھر میں داخل ہوئی اور سیدھا فریج سے پانی کی ٹھنڈی بوتل نکال کر ایک ہی سانس میں آدھی بوتل خالی کر گئی۔۔

"یااللہ! یااللہ میری عزت رکھ لینا۔۔ابّا کے دل میں کوئی غلط خیال نہ آئے اے میرے مالک!" وہ بڑبڑاتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔

تبھی لوہے کا گیٹ دھاڑ سے کھلا۔۔وہ ایک دم اچھل پڑی پھر ہمت جمع کر کے صحن میں آئی جہاں ابّا سمیت اماں، نورین اور رضیہ بھی موجود تھیں

"کیا ہوا شاہ صاحب؟ خیریت تو ہے؟" امّاں ان کے تیور دیکھ کے ہی خوفزدہ ہو گئیں تھیں

"پوچھیے اس بے حیا سے کہ کیا ہوا ہے ہمیں؟ یہ تو اللہ نے ہماری زندگی رکھی تھی ورنہ اس نے تو ہمیں مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی! ہم یہاں لوگوں کو اپنی بیٹی کی شرافت کی مثالیں دیتے ہیں اور یہ وہاں ہماری عزت کو نیلام کرتی پھر رہی ہے۔۔" ابّا کے دھاڑنے پر اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا

سب دم بخود سے کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب۔۔ابّا۔۔ابّا غلط۔۔غلط فہمی۔۔"

"مت کہو ہمیں ابّا۔۔ نہیں لگتے ہم تمہارے کچھ۔۔پوچھیے اس سے کہ یہ کیا کر رہی تھی حسن کے ساتھ اکیلی۔۔اس نے تو ہمیں خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔" وہ پہلے اسے پھر اماں جی کو کہتے سر پکڑ کے کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح چارپائی پر بیٹھ گئے

وہ بس صدمے کی کیفیت میں کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

اتنی بے اعتباری؟اتنا سنگین الزام؟اپنی سگی اولاد پر؟اسے اپنی پینتیس سال کی جمع پونجی لٹتی ہوئی نظر آئی۔۔سب ضائع ہو گیا تھا۔۔ساری قربانیاں بیکار گئی تھیں۔۔

"میں تو اسی لیے کہتی تھی کہ شادی کر دیں۔۔اتنی دیر تک گھر بٹھانے کا یہی انجام ہونا تھا۔۔اب جو ہو رہا ہے بھگتیں۔۔" امّاں جی بھی گلوگیر لہجے میں کہتیں ابّا کے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔

"اماں یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔ابّا کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔"آخر کار رضیہ جواب تک صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی بہن کی حمایت میں بولی

"میں سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آرہا ہوں؟اب کیا تفصیل بھی سننا چاہتی ہو تم؟"ابّا کی کرخت آواز نے اسے خاموش کرا دیا

صحن میں طویل سناٹا چھا گیا۔۔ایسی خاموشی جو کسی کے مرنے پہ صفیں لپیٹنے کے بعد ہوتی ہے۔۔جب سب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور ماتم کرنے والے اکیلے رہ جاتے ہیں۔۔خاموش۔۔پھر بھی ماتم کناں

"لیکن۔۔"رضیہ نے پھر کچھ کہنا چاہا

"کوئی بات نہیں آپا!کہنے دیں انہیں۔۔انہیں بھی کہہ لینے دیں۔۔"اس کی شکستہ آواز نے سب کو متوجہ کیا جو برآمدے کے ایک ستون کے ساتھ لگ کے کھڑی تھی۔۔

"ان کو لگتا ہے آپا کہ مجھے شادی کا بہت شوق ہے۔۔اتنا کہ میں پاگل ہو گئی ہوں۔۔ اتنا کہ اب میں گھر والوں کی عزت بھی داؤ پر لگانے کو تیار ہوں۔۔ لیکن آپا۔۔آپا۔۔ایسا نہیں ہے۔۔میں جس نے پینتیس سال اسی چھت کے نیچے گزار دیے صرف ابّا کی خوشی اور عزت کی خاطر۔۔میں ایسا کروں گی؟" وہ بالکل بے تاثر انداز میں بول رہی تھی

"دیکھو دیکھو اس بے شرم کو کیسے ہمیں طعنے دے رہی ہے۔۔کیا ہم نے جان بوجھ کر اس کے رشتے میں دیر کی ہے؟ شادی۔۔شادی۔۔شادی۔۔ارے کیا ہے یہ شادی؟ کیا اتنا بڑا مسلۂ ہے کہ انسان ماں باپ کو زلیل کرتا پھرے؟" ابّا کا پارا ساتویں آسمان پہ تھا

www.novelsclubb.com

"میں بھی پچیس سال کی عمر تک یہی سوچتی تھی کہ کیا رکھا ہے شادی میں؟ کوئی اتنا بڑا مسلۂ تو نہیں جو لڑکیاں پریشان ہوتی ہیں!! کیا ان کو اور کوئی کام نہیں زندگی

میں ؟سوچ تو میری اب بھی وہی ہے ابّا لیکن لوگوں کے رویے بدل گئے ہیں۔۔"

وہ آہستگی سے بولنا شروع ہوئی

"دن رات لوگوں کی سوال کرتی نظریں، عورتوں کے زہر خند جملے، لڑکیوں کا مذاق اڑانے والا انداز اور پھر وہ ہر ایک کا آکر پوچھنا۔۔ کہیں ہوئی بات طے ؟"

وہ گہرا سانس لے کر آنسو ضبط کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

"میں کتنی بھی ڈھیٹ بن جاؤں ابّا یہ جملے میرے کانوں کو پگھلے ہوئے سیسے کی طرح لگتے ہیں۔۔ لڑکوں کی ماؤں کی تولتی ہوئی نظروں سے میرا دل کٹ کے رہ جاتا ہے۔۔ اور پھر پندرہ سال ابّا! پندرہ سال سے مجھے دیکھا جا رہا ہے۔۔ مجھ میں نقص نکالے جا رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

کوئی گھر جا کے معذرت کر لیتا ہے تو کوئی معذرت کر کے گھر چلا جاتا ہے۔۔ کسی کو آپ انکار کر دیتے ہیں کہ لڑکا سید نہیں۔۔ سید ہو تو کماتا نہیں۔۔ کماتا ہو تو شریف

نہیں۔۔شریف ہو تو بسس!! ہمیں یہ لڑکا پسند نہیں۔۔میں کہاں جاؤں ابّا؟" وہ بری طرح رو پڑی

"ارے تو کیا ذات سے باہر کر دیں رشتہ؟ نہیں جو ملتے کوئی برادری کے لوگ تو اس میں ہمارا کیا قصور۔۔"آج تو اماں بھی ابّا کی حامی بنی ہوئی تھیں۔۔

"کیا ہوتی ہے ذات اماں؟ کیوں ہوتی ہے؟ اللہ کے نزدیک تو سبھی اس کے بندے ہیں پر اس کے بندوں نے تو خود جھوٹے رسم و رواج کے بُت بنائے ہوئے ہیں جن کی یہ دن رات پوُجا کرتے ہیں۔۔جن کے لیے یہ اپنی اولاد کی خوشیوں کی بلی چڑھاتے ہیں اس کے دل کو روند دیتے ہیں۔۔" وہ ایک دم روتے روتے چیخ پڑی۔۔

ابّا ایک دم اٹھ کر اس تک آئے اور

"چٹاخ!"

www.novelsclubb.com

ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مار دیا

وہ بے یقین سی اپنے گال پر ہاتھ رکھے سر جھکائے کھڑی رہی۔۔رضیہ فوراً اس کی طرف لپکی اور اسے کندھوں سے تھام لیا۔۔

"زبان دراز!! تمہاری اتنی جرأت۔۔اتنی بے حیا ہو گئی ہو تم؟"

"ابّا میری بات۔۔۔"رضیہ نے کچھ کہنا چاہا

"ان سے کہیں بجو خدارا میں نفسیاتی مریض بن جاؤں گی۔۔یا تو ابّا کو کہیں کہ میرا جو پہلا رشتہ آئے وہیں شادی کر دیں یا پھر ان کو کہیں کہ لوگوں کے سامنے میرے لیے مضبوط ڈھال بنیں۔۔کوئی سوال کرے تو جواب دیں۔۔کوئی طنز کرے تو زبان کھینچ لیں۔۔لوگوں کو بتائیں وہ سب جو مجھے کہہ رہے ہیں۔۔شادی کرنا ضروری نہیں تو پھر کیوں اپنے ہر ایک دوست سے میرا ذکر کرتے ہیں کہ شاید کوئی

www.novelsclubb.com

بیٹے کا رشتہ مانگ لے۔۔ کیوں امی ہر شادی میں مجھے سجا بنا کے لے جاتی ہیں کہ کوئی تو پسند کرے۔۔

ٹھیک ہے نہیں کرتی میں شادی! کبھی نہیں کروں گی کنواری مر جاؤں گی۔۔ لیکن وعدہ کریں مجھ سے یقین دلائیں کہ مجھے لوگوں کی نظروں میں عزت بھی دلائیں گے۔۔ کوئی مجھے دیکھ کے نہیں کہے گا کہ ضرور لڑکی میں ہی کوئی نقص ہو گا۔۔ میری ڈھال بنیں گے میرے حصے کے جواب دیں گے۔۔ کریں گے وعدہ؟ بولیں؟ جواب دیں!!" وہ ہذیانی انداز میں چیخنے لگی۔۔

ایک لمحے کو تو ابّا بھی اس کے انداز پہ ششدر رہ گئے۔۔ ان کی یہ اولاد تو سب سے صابر اور خاموش تھی۔۔ آج اس کا نیا روپ دیکھ کے وہ خود بھی حیران تھے مگر اس بات سے ناواقف تھے کہ اس نہج تک بھی اسے وہی لائے ہیں۔۔

اتنے سالوں سے ہر بات اپنے اندر چھپا کر دبا کر اس نے زندگی گزاری تھی صرف اس لیے کہ ابّا کی عزت برقرار رہے۔۔ان کی انا کو ٹھیس نہ پہنچے مگر آج اسے لگا تھا کہ سب ختم ہو گیا۔۔اس کی محنت اس کی ریاضت سب مٹی میں مل گئی۔۔

وہ جن کی عزت کی خاطر اپنے دل کو مار لیا تھا آج ان کی آنکھوں میں بے اعتباری دیکھ کر وہ ہار گئی تھی۔۔ تھک گئی تھی اس بے مقصد زندگی اور ان لا حاصل کوششوں سے۔۔

"جواب دیں مجھے ابّا؟ میں سننا چاہتی ہوں۔۔میں جاننا چاہتی ہوں!!" وہ اس بری طرح سے روئی کہ ابّا بھی گھبرا گئے

"نورین اسے سنبھالو!" ابّا کے کہنے پہ نورین اس کے قریب آئی مگر اچانک ہی صبا بھاگ کر کچن کی طرف بڑھ گئی اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔۔

"صبا دروازہ کھولو! کیا کر رہی ہو؟" رضیہ نے دروازہ پیٹ ڈالا

"نہیں !اب میری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔اتنا بڑاالزام اپنے باپ کے منہ سے سن کے تو مجھے ویسے ہی موت آجانی چاہئیے تھی۔۔"وہ کچن کی کھڑکی میں منہ دے کر چلائی

"ابّا! ابّا خدارااسے روک لیں وہ دیکھیں کیا کرنے جارہی ہے۔۔"رضیہ نے کھڑکی سے منہ لگا کراندر کا منظر دیکھتے ہوئے کہا جہاں صبا ہاتھ میں چھری پکڑے کھڑی تھی

"بند کرو یہ ڈرامے بازی !کیا تماشہ ہے یہ۔۔"ابّا پھر سے گرجے جبکہ دل تو ان کا بھی کانپ گیا تھا لیکن جھکنا کسی صورت گوارہ نہیں تھا

"ابّا وہ کچھ کر لے گی۔۔اسے روک لیں۔۔"

لیکن ابّا ویسے ہی بُت بنے کھڑے رہے۔۔

www.novelsclubb.com

"ابّا!!"اچانک کھڑکی سے لگی نورین اور رضیہ کی چیخیں پورے گھر میں گونجیں جبکہ ابّااور اماں بالکل ساکت کھڑے تھے۔۔اسی وقت گیٹ کھول کر حسن داخل ہوااور سامنے کا منظر دیکھ کر ایک لمحے میں ساری بات سمجھ گیا۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟"

"صبا نے خودکشی کرلی ہے۔۔"

وہ ایک ہی جست میں کچن کے دروازے تک پہنچا اور دروازہ توڑنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

چند لمحوں میں دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھل گیا تو ابّا کو اچانک ہوش آیا۔۔

وہ بھاگتے ہوئے کچن میں داخل ہوئے جہاں صبا خون میں لت پت ہاتھ لیے زمین پہ گری ہوئی تھی۔۔

رضیہ،نورین اور اماّں کا چیخ چیخ کے برا حال تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"انہیں ہاسپٹل لے جانا ہو گا! چلیں شاہ جی!"

حسن کا ارادہ صبا کو اٹھانے کا تھا جب ابّا نے خود آگے بڑھ کے اسے اٹھا کر کندھے سے لگا لیا۔۔ایک طرف سے حسن نے اسے پکڑا اور وہ گھر سے باہر نکلے۔۔

امّاں بھی ان کے پیچھے گھر سے نکلیں!

"ان کو امیر جینسی سے وارڈ میں شفٹ کیا ہے۔۔اب دیکھیں ڈاکٹر کیا کہتا ہے۔۔"

حسن نے گہرا سانس لیا

زنانہ وارڈ میں مردوں کا داخلہ ممنوع تھا اس لیے وہ دونوں وارڈ سے کافی دور کاریڈور میں کھڑے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ملنا ہے اس سے۔۔" وہ یہ بھی بھول گئے تھے کہ ان کے سامنے حسن کھڑا ہے جس پہ اتنا بڑا الزام لگایا تھا۔۔اور سب سے بڑا دکھ تو انہوں نے اپنی سگی اولاد کو دیا تھا جس کا نتیجہ اب بھگت رہے تھے۔۔

انہیں اپنے دل کی دھڑکنیں مدھم ہوتی محسوس ہو رہی تھیں لگ رہا تھا جیسے ابھی دل بند ہو جائے گا۔۔

حالت تو حسن کی بھی کچھ ایسی ہی تھی پر اس وقت وہ حد درجہ بہادری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔

"وارڈ میں تو جا نہیں سکتے۔۔ابھی ڈاکٹر آتا ہے تو اس سے بات کرتے ہیں۔۔"

حسن نے ان کی حالت کے پیشِ نظر نرمی سے کہا

"ڈاکٹر کو جلدی بلاؤ ہمیں اس سے بات کرنی ہے۔۔"

انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔۔ مگر احساس ہوا بھی تو کب؟ وقت گزرنے کے بعد ہونے والا احساس محض پچھتاوا بن کے رہ جاتا ہے۔۔

"آتا ہی ہو گا۔۔" اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اضطراری کیفیت میں کہا مگر اگلے ہی لمحے وہ جامد ہو گیا۔۔ اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔۔

شاہ جی! جنہیں اپنی ذات اور رتبے پہ اتنا غرور تھا کہ پینتیس سال بیٹی کو کنوارہ بٹھایا تھا، وہ جو دوستی بھی نام نسب دیکھ کے کرتے تھے، جن کے نام کے ساتھ بچپن سے شاہ کسی اعزاز کی طرح لگتا تھا وہ رعبدار اور مضبوط شخص اس کے کندھے سے سر ٹکائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا۔۔

"حسن بیٹا! ہمیں معاف کر دو۔۔ یہ ہم نے کیا کر دیا؟ اپنی اتنی عزت دار بیٹی کے دامن پہ خود ہی کیچڑ اچھالا؟ اسے رسوا کیا؟ مرنے پہ مجبور کر دیا۔۔" وہ شکستہ انداز میں بولے

www.novelsclubb.com

"ایسے مت کہیں شاہ جی! وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔"اس نے بینچ پہ بٹھا کر تسلی دینے والے انداز میں کہا۔۔فی الحال اس کے پاس اور کوئی الفاظ نہیں تھے۔۔

وہ کچھ دیر ان کے ساتھ بیٹھا رہا پھر اٹھ کر ڈاکٹر کا پوچھنے چلا گیا۔۔

ہاسپٹل کے کاریڈور میں معمول کے مطابق مصروف ڈاکٹرز، پریشان تیمار داروں اور بے حال مریضوں کی چہل پہل تھی لیکن کونے میں لگے بینچ پہ بیٹھے شکستہ وجود کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے زندگی ٹھہر گئی ہو

نحیف ہاتھ لاٹھی پر جمے تھے جبکہ صافہ بندھا سر جھکا ہوا تھا۔۔

زبان مسلسل کسی چیز کا ورد کر رہی تھی اور جھریوں زدہ چہرہ کسی انہونی کے خوف سے پیلا زرد ہو رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"بیڈ نمبر تھرٹی فور پہ آپ کی پیشنٹ ہیں؟"نرس کی کرخت آواز پہ اس نے سر اٹھایا

"جی!"آواز بے اختیار کانپ گئی

"آپ کو ڈاکٹر صاحب بلا رہے ہیں۔۔ان کے روم میں چلے جائیں۔۔"نرس پروفیشنل سے انداز میں کہہ کر پلٹ گئی

انہوں نے لاٹھی کا سہارہ لے کر کھڑا ہونا چاہا۔۔پہلی بار وجود اتنا بھاری لگ رہا تھا کہ بوجھ اٹھانا مشکل تھا۔۔

وہ من من بھاری ہوتے قدموں سے بمشکل خود کو گھسیٹتے ڈاکٹر کے روم کی طرف بڑھ گئے۔۔

www.novelsclubb.com

لب پر بس ایک ہی دعا تھی

"یااللہ میری غلطیوں کا خمیازہ میری بچی کو نہ بھگتنا پڑے۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ڈاکٹر کے روم میں داخل ہوئے تو حسن وہاں پہلے سے موجود تھا۔۔

"السلام علیکم !"وہ ڈاکٹر کو سلام کرتے اس کے سامنے بیٹھ گئے۔۔ناجانے اتنی عاجزی اچانک ان میں کہاں سے آگئی تھی

"وعلیکم سلام ! شاہ صاحب۔۔ شکر ہے خدا کا پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہیں۔۔ خون بہت ضائع ہو گیا تھا کیونکہ کٹ ذرا زیادہ گہرا تھا۔ لیکن اچھا کیا جو انہیں وقت پہ لے آئے۔۔ ہم کل تک انہیں انڈر اوبزرویشن رکھیں گے۔۔"

"شکر ہے میرے مالک کا۔۔"انہوں نے گہرا سانس خارج کیا جیسے منوں بوجھ کندھوں سے اتر گیا ہو

"شاہ صاحب ! ویسے تو یہ پولیس کیس بھی بن سکتا تھا لیکن چونکہ حسن میرا دوست ہے اور پیشنٹ نے خود بھی ایسی کوئی بات نہیں کی اس لیے معاملہ میں نے ہینڈل کر لیا ہے۔۔ آپ ان کا بہت خیال رکھیے گا۔۔"ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا۔۔

ابّا سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور بغیر کچھ کہے روم سے باہر نکل آئے۔۔اس وقت ان کی ذہنی کیفیت بہت عجیب تھی۔۔

پیچھے سے حسن ڈاکٹر سے مزید چند باتیں کر کے دوائیں لینے چلا گیا۔۔

وہ آنکھوں پہ بازو رکھے لیٹی ہوئی تھی۔۔کلائی پر پٹی بندھی تھی اور ایک ہاتھ پلنگ سے نیچے لٹک رہا تھا۔۔اسے ہاسپٹل سے آئے آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔۔

اس دن کے بعد اس کی ابّا سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔اسے پتا چلا تھا کہ خودکشی کی کوشش پہ وہ اس سے شدید ناراض ہیں کہ وہ حرام موت مرنے جارہی تھی۔۔

پر اب اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔وہ ہر چیز سے بے نیاز سی ہو گئی تھی۔۔ حسن سے بھی دوبارہ اس کی بات نہیں ہوئی تھی جو کہ ایک طرح سے اچھا ہی تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"مہندی ہے رچنے والی۔۔ہاتھوں میں گہری لالی۔۔"اسی وقت نورین کمرے میں گنگناتی ہوئی داخل ہوئی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی

"ہاتھوں میں گہری لالی۔۔"وہ اپنی کلائی پر بندھی پٹی دیکھ کر کچھ سوچ کے ہنس پڑی

"کہیں سکھیاں اب کلیاں ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں۔۔"نورین جھومتی ہوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی

"پورے دس ہزار لوں گی!"نورین نے شرارت سے اسے دیکھا

"مجھ سے؟"اس نے حیرت پوچھا

"نہیں بھئی۔۔حسن بھائی سے۔۔"وہ کھلکھلا پڑی

صبا کے تاثرات ایک دم سخت ہو گئے۔۔وہ بس سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی رہی

"ارے بھئی ایسے مت دیکھو۔۔نیگ تو ہر سالی کا حق ہوتی ہے۔۔"

وہ اس کی بات پہ پہلے ایسے ہی لیٹی رہی پھر جیسے اسے بات کا مطلب سمجھ آیا۔۔وہ اچھل کے اٹھ بیٹھی

"کیا کہہ رہی ہو؟"انداز میں بے یقینی تھی

"سچ کہہ رہی ہوں۔۔باہر خالہ تمہارا رشتہ لے کر آئی ہیں حسن بھائی کے لیے۔۔"

اس نے رازدارانہ انداز میں کہا

وہ کچھ دیر یونہی بیٹھی رہی پھر واپس لیٹ گئی

"ابّا نہیں مانیں گے۔۔!"اس نے آہستگی سے کہہ کر آنکھوں پر بازو رکھ لیا

"کس نے کہا نہیں مانیں گے؟"دروازے کے پاس سے آتی آواز نے اسے کرنٹ کھا کے اٹھنے پہ مجبور کر دیا

www.novelsclubb.com

"ا۔۔اسلام علیکم ابّا"اس نے جلدی سے دوپٹہ سر پہ لیا

"وعلیکم سلام! کیسی ہے ہماری بیٹی؟"وہ آہستگی سے چلتے ہوئے اس تک پہنچے۔۔

وہ اتنے پُر شفقت انداز پہ ششدر رہ گئی

"ٹھ۔۔ٹھیک ہوں ابّا۔۔" وہ سر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔ابّا نے نورین کو کمرے سے جانے کا اشارہ کیا اور اس کے مقابل بیٹھ گئے

کچھ دیر دونوں کے درمیان گہری خاموشی حائل رہی

"حسن کا رشتہ آیا ہے تمہارے لیے۔۔" انہوں نے بات شروع کی

"ہاں کر دوں؟"

اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر دیکھا۔۔نہیں! یہ ابّا نہیں ہو سکتے۔۔وہ انہیں ایسے دیکھنے لگی جیسے وہ مذاق کر رہے ہوں۔۔

"ہمیں تو حسن پسند ہے۔۔" وہ اس کے تاثرات دیکھ کر ہلکا سا مسکرائے

وہ ان کی بات پہ سر جھکا گئی پھر کچھ دیر بعد گلوگیر لہجے میں بولی

"ابّا! مجھے شادی نہیں کرنی۔۔"

اس کی بات پہ کمرے میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی

انہوں نے گہرا سانس لیا

"لوگ کہتے ہیں کہ ماں باپ اولاد سے برابر کی محبت کرتے ہیں پر سچ کہیں تو ہم تم سے سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔۔ یہ پیار قدرتی ہے جسے ہم چاہ کے بھی ختم نہیں کر سکتے۔۔ ہمارے باباصاحب کہا کرتے تھے کہ اپنے مار کے بھی چھاؤں میں پھینکتے ہیں۔۔ ہم نے آج تک برادری سے باہر رشتہ نہیں جوڑا۔۔ لیکن پہلے تمہاری ماں اور پھر رضیہ کی خاطر ہم اپنے خاندان سے ٹکرائے۔۔" وہ بولتے بولتے خاموش ہو گئے

www.novelsclubb.com

"ہم ڈر گئے تھے صبا۔۔ رضیہ کے ساتھ جو کچھ ہوا اسے تو قسمت کا لکھا سمجھ کر تسلیم کر لیا لیکن تمہیں ہم خوش دیکھنا چاہتے تھے۔۔ ہم چاہتے تھے کہ تمہیں لوگوں کے سرد رویے برداشت نہ کرنے پڑیں لیکن ہمیں کیا پتا تھا کہ تم پر سب سے بڑا ظلم تو

ہم خود کر رہے تھے۔۔ تم سہی کہتی ہو! ہم نہیں بن سکتے تمہاری ڈھال! ہم نہیں لوگوں کی زبانیں خاموش کرا سکتے اسی لیے ہم نے تمہارے لیے مضبوط ڈھال ڈھونڈلی ہے۔۔ ہم نے حسن کی والدہ کو ہاں کر دی ہیں۔۔ تم کہو تو انکار بھی کر دیں گے۔۔"

"ابّا! میں شادی نہیں کرنا چاہتی!" وہ بے اختیار رو پڑی

"جب تم چھوٹی ہوتی تھی تو ہمیں بہت تنگ کرتی تھی۔۔ کوئی بات نہیں مانتی تھی۔۔ ہمیں بہت غصہ آتا تھا لیکن تمہارے بغیر معافی مانگے ہم تمہیں معاف کر دیتے تھے۔۔ آج ہم تم سے معافی مانگ رہے ہیں۔۔ ہمیں معاف کر دو!" ان کا شکستہ انداز اس کے دل میں کُھب گیا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کے کندھے سے لگ کر رونے لگی۔۔

"مجھے معاف کر دیں ابّا!" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی

"کر دیا بیٹا! خدا بھی تمہیں معاف کرے!" وہ جانتے تھے وہ کس چیز کے لیے معافی مانگ رہی تھی

"اہمم! ایموشنل سین ختم ہو گیا تو باہر آجائیں۔۔امّاں جی بلا رہی ہیں۔۔" نورین نے اندر آکر کہا تو وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے باہر نکل گئے جبکہ وہ بھی آنسو صاف کرتی چھت کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دی۔۔

وہ پھولوں سے سجے سٹیج کے عین درمیان میں رکھے صوفے پہ بیٹھی تھی۔۔پورے ہال کی سجاوٹ حسن نے اپنی زیرِ نگرانی کروائی تھی یہاں تک کہ آخر میں تو ہال والے بھی تنگ آگئے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

سٹیج بہت خوبصورت تھا اور اس سے بھی زیادہ خوبصورت وہ معتبر کر دینے والا احساس تھا جس میں اس وقت وہ گھری بیٹھی تھی۔۔

بے حد حسین بھاری کام والے سرخ لہنگے میں دلہن بنی صبا پہ بہت روپ آیا تھا۔۔

وہ حقیقتاً پہچانی نہیں جا رہی تھی۔۔

اس نے بے اختیار ساتھ بیٹھے خوبرُو سے حسن پہ نگاہ ڈالی جس کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی۔۔

اس نے دل سے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اسے بہترین سے نوازا تھا۔۔

سچ کہتے ہیں! خدا کے ہاں دیر ہوتی ہے اندھیر نہیں۔۔

اسے اپنی شادی سے زیادہ اس بات کی خوشی تھی کہ اس کی بدولت اس گھر کیا پورے خاندان میں ان فرسودہ رسموں کا خاتمہ ہو گیا تھا کیونکہ ابّا کی دیکھا دیکھی خاندان کے اور بھی لوگوں نے ذات اور برادری سے باہر رشتے طے کر دیے تھے۔۔

وہ خوش تھی کہ وہ تبدیلی کا باعث بنی تھی۔۔وہ خوش تھی کہ اس نے اپنے باپ کا سر نیچا نہیں ہونے دیا بلکہ وہ بڑے فخر سے حسن کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھے تھے۔۔وہ خوش تھی کیونکہ اسے اس کے صبر کا انعام ملا تھا۔۔

مگر وہیں دل کچھ اداس بھی تھا۔۔اس کے سامنے ہی ہال میں بہت سی لڑکیاں تھیں جو عمر کی اس دہلیز پہ پہنچ چکی تھیں جہاں ہر کوئی پوچھتا ہے۔۔کہیں بات چلی؟اور ہو بھی ایسا ہی رہا تھا۔۔

کتنی ہی عورتوں کی آوازیں اس کی سماعت سے ٹکرائی تھیں اور کتنی ہی لڑکیوں کی بے بسی پہ اسے ان کے ماں باپ پہ جی بھر کے غصہ آیا تھا جو لوگوں کو خاموش کرانے کے بجائے خود ہی چور بنے بیٹھے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

یہ وہ لوگ تھے جو دنیا کے لیے ہی جیتے تھے اور اسی کے کہنے کے مطابق جیتے تھے۔۔ان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ حق پہ ہوتے ہوئے بھی اپنی اولاد کے لیے

بول سکتے۔۔ان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ لوگوں کی زبانیں خاموش کرا سکتے۔۔

یہ وہ لوگ تھے جو دنیا کی بنائی گئی رسموں میں جکڑے تھے اور ان میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ انہیں توڑ پاتے۔۔یہ لوگوں کے کہنے پہ چلتے تھے اور دنیا کی باتوں پہ ہی کان دھرتے تھے۔۔

وہ سرد آہ بھر کے رہ گئی۔۔

جب لوگوں کے منفی رویے آپ پہ اثر انداز ہونے لگیں اور جب دنیا آپ کی زندگی کے فیصلے کرنے لگے تو آپ ایک کٹھ پتلی بن جاتے ہیں اور آپ کی زندگی ایک تماشہ!!

www.novelsclubb.com

ختم شُد!!

www.novelsclubb.com